رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

مدینۃ المسیح

۲۷۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء مطابق ۱۴ صفر مغرب کے قریب چاند گہن ہوا اور آہستہ آہستہ تمام چاند گہن میں آگیا۔ مغرب کی نماز کے بعد حضرۃ خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے مسجد میں جمع ہو کر نوافل پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ چونکہ اس میں قرأت لمبی پڑھی جاتی ہے۔ اسلئے حضور نے جناب حافظ روشن علی صاحب کو پڑھانے کا حکم فرمایا۔ اور جناب حافظ صاحب نے دو رکعت نفل اس طرح پڑھائے کہ ہر رکعت میں دو دو رکوع ہوئے اور دو دو بار قرأت پڑھی گئی۔ نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک تقریر فرمائی۔ جو انشاءاللہ اگلے پرچہ میں درج کی جائیگی۔

جب تک چاند گہن میں رہا۔ تسبیح و تحمید کی گئی۔

۳۰۔ اکتوبر بیرنگ ہائی سکول بٹالہ کی ٹیم تعلیم الاسلام

اخبار احمدیہ

مفتی صاحب کے مجوزہ رسالہ کے متعلق اعلان

مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی کسی رپورٹ میں امریکہ سے ایک ماہوار رسالہ جاری کرنے کی تجویز کی تھی۔ اور لکھا تھا کہ اسکے واسطے کم از کم پہلے سال کے لئے ایک سو ڈالر ماہوار کا خرچ درکار ہے۔ اسپر سب سے پہلے ہاشم علی صاحب آف قادنگو اور اس کے بعد بعض احباب نے ایک ایک ڈالر یا کم و بیش ماہوار دینے کا وعدہ کیا ہے خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ مگر ہم ایسے سب احباب کو یہ اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ اگر امریکہ سے رسالہ کا اجرا مناسب نہ خیال کیا گیا۔ کیونکہ ہم نے ابھی تک اس کے متعلق فیصلہ نہیں کیا۔ تو ان کا روپیہ انجمن احمدیہ کے ذریعہ سے امریکہ میں ہی اشاعت اسلام پر صرف ہوگا۔ مثلاً ٹریکٹوں، رسالوں کی اشاعت پر۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان۔

نائب ناظر تالیف و اشاعت کا تقرر

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کو ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء سے محکمہ نظارت میں نائب ناظر تالیف و اشاعت مقرر کیا گیا ہے۔ والسلام۔ خاکسار ناظر اعلیٰ۔ محکمہ نظارت۔

ضروری اعلان

جو سود کا روپیہ لینا ضروری ہو مثلاً بنک وغیرہ میں روپیہ رکھنے سے بہرحال لینا ہی پڑتا ہو۔ اس کا روپیہ احباب اشاعت اسلام کی مد میں قادیان ارسال فرما دیا کریں اپنے اخراجات میں خرچ نہ کریں۔ والسلام۔ نیاز مند۔ ناظر بیت المال۔

کونسی دعائیں مانگنی چاہئیں

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے دریافت کیا کہ ایک دعا کی

صوائی سکول کی ٹیم کے ساتھ کھیلنے آئی۔ ہمارے مدرسہ کی ٹیم نے نمایاں ہرا کر جیتی

کتاب گنج العرش ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ یہ کتاب اگر کامل بزرگ کی اجازت سے پڑھی جاوے۔ تو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں۔

اس کے جواب میں حضور نے لکھا۔ "یہ سب خود ساختہ دعائیں ہیں۔ دعا وہی ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول سے ثابت ہو۔ یا پھر جو اپنے دل سے جوش کے ساتھ نکلے"۔

قبولیت دعا کا ثبوت

چوہدری مہدی حسن خان صاحب ڈیڈا سنور عرصہ سے ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ تھے۔ اور عدالت ماتحت سے انہیں سزا ہو چکی تھی۔ لیکن الحمد للہ کہ ہائی کورٹ سے بری ہو گئے۔ انہیں اپنی بریت کے متعلق قبل از وقت جس طرح خدا کی طرف سے اطلاع ملی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں نے انکی مدد کی۔ اسکے متعلق لکھتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بحضور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کی دعائیں میرے لئے دربار رحیم وکریم میں قبول ہوئیں۔ اور میری مشکل کو اس ستار نے راحت سے بدل دیا۔ حضور کا اعجاز ہے۔ مردہ کو زندہ کیا۔ جس کی اس ناپاک کو کوئی امید نہ تھی۔ بریت سے چند روز پہلے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ حضور نے اس ناپاک کو قریب بلا کر اپنے دہن مبارک سے مجھ پر ایک پھونک ماری یعنے دم کیا۔ اسی روز سے میرے دل کو ایک طرح کی فرحت تھی۔ مگر خدا کی بے نیازی سے اور اپنے گناہوں کی وجہ سے ہر وقت خوف تھا۔ مگر الحمد للہ اس دم عیسے نے مردہ کو زندہ کیا۔ اور میں بری ہو گیا۔

مولوی عبد اللہ صاحب سنوری ۱۹ تاریخ ماہ اسوج سنہ حال مجھ سے ملنے کے لئے جیل تشریف لائے مگر بمجبوری قانون ملاقات نہ کر سکے۔ اور مجھ کو حسرت کی نگاہ سے دیکھ کر اور دوسرے آدمی کی معرفت سلام پہنچا کر واپس ہو گئے۔ قریباً ایک ہفتہ کے بعد انہوں نے اپنے لڑکے عبد الرحیم کے نام ایک خط لکھا کہ چوہدری مہدی حسن خان بری ہو چکے ہیں۔ آپ مجھ کو جلد اطلاع دیں۔ کیونکہ مجھے ان کی طرف سے نہایت بیقراری ہے۔ یہ اصل خط عبد الرحیم نے میرے پاس جیل میں بھیجا۔ جس کو پڑھ کر دل میں فرحت ہوئی۔ مگر اپنی کمزوریوں کا خوف بدستور تھا۔ اس خط کے آنے سے بیس پچیس روز کے بعد میری بریت ہوئی۔ مولا کریم نے میرے جیسے کمزور کو یہ احمدیت کا نشان دکھلا کر ایمان کو ترقی دی۔

اعلان بیعت

اخی المکرم ایڈیٹر صاحب الفضل ادام شفقتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاکسار اپنے و نیز اپنے برادر اصغر کی طرف سے اعلان بیعت بغرض شائع کرنے اخبار الفضل روانہ کرتا ہے۔ آپ اسے اخبار میں شائع کرا دیں۔ کیونکہ مجھے اس طرح علاوہ درخواست دعا جملہ برادران فی الدین کا موقع ملنے کے سب سے زیادہ بذریعہ اخبار اپنے غیر احمدی اعزاء و احباب کو مطلع کرنا ہے جنکے سامنے اپنی کمزوری کے باعث اظہار حق نہ کر سکتا تھا۔ تاکہ اس کتمان حق کا کفارہ ہو جاوے۔ لہذا آپ میرے ذیل کے اعلان بیعت کو اخبار الفضل میں شائع کر دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

دو برس قبل سے خاکسار اور خاکسار کا برادر اصغر عزیزم محمد شفیع سلمہ تحقیق حق میں لگے ہوئے تھے۔ اور اکثر ماسٹر نذیر محمود خان صاحب احمدی امیر پوری سے سلسلہ کے متعلق تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہتا تھا۔ گو صداقت تو اسی زمانہ ہم دونوں کے قلوب پر منکشف ہو چکی تھی۔ مگر کمزوری کی وجہ سے اظہار نہ کر سکتے تھے۔ اس درمیان میں حضرت مرزا صاحب کے دعاوی پر بخوبی غور و بحث ہوتی رہی۔ آخر کار خداوند کریم نے اظہار حق کی توفیق بخشی۔ اب ہم دونوں بھائی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے سچے دل سے حضرت مرزا صاحب کو نبی وقت اور مسیح موعود مان لیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بذریعہ خط بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ۔ احباب سے التجا ہے۔ کہ وہ خاکساران کو استقامت حاصل ہونے اور مشکلات میں راضی برضا مولا رہنے کی درد دل سے دعا فرما دیں۔ آمین

خاکساران

محمد عبد الواحد و محمد شفیع رئیس و سوداگران [illegible] ضلع [illegible]

درخواست دعا

میری ہمشیرہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(شیخ صالح محمد از ڈیرہ اسمٰعیل خان۔) حکیم محمد یونس صاحب ملک کوکمن بعض مشکلات میں ہیں۔ تمام بھائیوں سے درخواست دعا کرتے ہیں (خواجہ معین الدین قادیان) میرا لڑکا ابو اختر بیمار ہے۔ اور نیز میری ہمشیرہ بھی بیمار ہے۔ صحت کے لئے دعا فرمائی جائے (محمد حبیب احمد ہجرت پور ضلع مرشد آباد) میری بھابی صاحبہ کچھ دنوں سے علیل ہیں۔ نیز مولوی علی احمد صاحب پروفیسر بھی علیل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (محمد حنیف متعلم بی اے کلاس مونگھیر) بندہ ایک سخت مصیبت میں مبتلا ہے۔ احمدی بھائی دعا فرمائیں (پہلوان سیال) انہیں بہت قسم کی مشکلات ہیں۔ ان کے رفع ہونے کے لئے دعا کی جائے۔ (محمد یوسف روغن دین نزد گرجا بکری)

نماز جنازہ

جناب مولوی غلام حسین صاحب جو کہ بھیرہ میں احمدی جماعت کے ایک رکن تھے۔ اور جنہوں نے خلافت ثانی کے وقت اختلاف کے موقعہ پر خدا سے الہام پا کر بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ اور جنہوں نے بڑی بڑی رقوم سلسلہ کو اشاعت اسلام کے واسطے دیں۔ جو کہ بہت ہی مخلص تھے بروز اتوار اس دنیا سے کچھ عرصہ بخار میں مبتلا رہ کر فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔

خاکسار ماسٹری احمد دین از بھیرہ

میرے والد چوہدری امام الدین خان صاحب سکنہ قریہ دیال ہوشیارپور فوت ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں (عبد المجید خان)

شہاب ثاقب

ذیل کے مضمون کا ایک خط ضلع گجرات سے بھی موصول ہوا ہے۔

۲۳ و ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۰ء کی درمیانی رات کو بوقت قریباً ۸ بجے ایک شہاب ثاقب نہایت روشن نظر آیا۔ جو بہت ہی قریب تر نظر آکر گم ہو گیا اور اس کے بعد معاً زبردست آواز توپوں کی گرج کی سنائی دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ متواتر ایک بار کئی توپوں کا فائر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالے اپنا رحم کرے۔ آمین

بندہ غلام حیدر پٹواری از [illegible] رامہوالی تحصیل گجرات

درخواست اخبار

ایک بہت غریب احمدی بھائی مالابار سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ کوئی صاحب ان کے نام اخبار جاری کرادیں۔ بڑے ثواب کا کام ہے احباب توجہ فرمائیں ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۔ مورخہ یکم نومبر ۱۹۲۰ء

جسمانی عوارض کی وجہ سے ارتکاب معصیت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۱۹ء کے سالانہ جلسہ میں "عرفان الٰہی" کے موضوع پر جو بے نظیر تقریر فرمائی تھی۔ اس میں ایک نہایت اہم بات یہ بیان کی تھی۔ کہ بہت سی بدیاں اور برائیاں ایسی ہیں۔ جنہیں گو شریعت برائیاں قرار دیتی ہے۔ لیکن ان کا ارتکاب کرنے والا کبھی شرعی گناہ کا مجرم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ کسی جسمانی بیماری کا مریض ہوتا ہے۔ اور بہت سی روحانی بیماریاں ایسی ہیں۔ جن کا علاج ڈاکٹروں سے کرایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس قسم کی بیماریاں یا تو پٹھے کے اعصاب کی کمزوری اور نقص سے ہوتی ہیں یا دماغ کے اعصاب کے نقص سے یا اور خاص خاص بیماریوں کے نتیجہ میں ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض اوقات زنا ایک اخلاقی یا مذہبی جرم نہ ہوگا۔ بلکہ کسی خاص دماغی بیماری کا نتیجہ ہوگا۔ اسی طرح بعض ڈاکے بعض چوریاں بعض جھوٹ خاص خاص نقصوں کے نتیجہ میں ہونگے ان کا علاج روحانی ریاضتوں سے اس عمدگی سے نہیں ہو سکتا۔ جتنا جسمانی طور پر۔

چونکہ یہ ایک نہایت حیرت انگیز حقیقت تھی جس کا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اظہار کیا تھا۔ اسلئے بعض نادانوں نے اس پر تمسخر اور ہنسی بھی اڑائی۔ اور غور و فکر کرنے کی بجائے عداوت کی وجہ سے اسے فضول اور لغو ٹھہرایا۔ حالانکہ یورپ اور امریکہ میں اس کے متعلق بڑے بڑے ڈاکٹر خاص طور پر تحقیق و تدقیق میں مصروف ہیں۔ اور ایک حد تک انہیں کامیابی بھی حاصل ہو چکی ہے۔ چنانچہ اس تحقیقات کے نتیجہ کے طور پر ہم ذیل میں احباب کی آگاہی کے لئے ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ جو معاصر خطیب نے چھاپی ہے۔

فلاڈلفیا (امریکہ) میں ایک بڑھئی تھا۔ جو بے حد جفاکش، امین اور متمدن تھا۔ اپنے کاروبار اور اہل و عیال کے سوا وہ اور کسی چیز سے واسطہ نہ رکھتا تھا دن بھر محنت و جفاکشی سے کام کرتا۔ شام کو دن بھر کی کمائی اپنی بیوی کے ہاتھ میں رکھتا اور بچوں سے لطف اٹھاتا اس کی زندگی کا معمول تھا۔ ایک بار کسی مکان کی تعمیر جاری تھی۔ اور یہ شخص بھی وہاں کام کر رہا تھا اتفاق سے کوئی لکڑی اوپر سے سرکی اور اس پر گری چونکہ اسوقت وہ کھڑا تھا۔ اس لئے اس کے سر پر سخت چوٹ لگی۔ یہ ہسپتال بھیجدیا گیا۔ اور وہاں دو ماہ تک مسلسل زیر علاج رہا۔

جب یہ شخص صحت یاب ہو گیا۔ تو اس کی طرف سے والوں نے بڑی توقع قائم کی۔ اور اس کے متعلقین سمجھے کہ وہ بار دگر اپنی محنت سے گھر کی کھوئی ہوئی مسرتوں کو واپس لائے گا۔ لیکن صحت کے بعد سب سے پہلے جس چیز کی طرف اس کا میلان ہوا۔ وہ شراب تھی۔ لوگوں نے یہ تاویل کی۔ کہ شاید استرداد صحت کے خیال سے اس نے بادہ خواری اختیار کی ہے۔ لیکن اس کی یہ عادت بڑھتی گئی۔ اور رفتہ رفتہ دیگر معائب بھی اس میں رونما ہونے لگے۔ کام سے اُسے نفرت ہو گئی۔ کاہلی و سستی میں رات دن صرف کرنے لگا۔ بیوی بچوں سے بھی نفرت ہو گئی۔ بات بات میں انہیں زد و کوب کرنے لگا۔ اور چوری کی طرف بھی اس کا میلان ہو گیا۔

المختصر یہ کہ سال بھر کے اندر اس کے حالات میں بہت بڑا تغیر پیدا ہو گیا۔ اور اس کی بیوی اسقدر مجبور ہو گئی کہ نوکری تلاش کرنے لگی۔ اتفاق سے قریب ہی میں ایک ڈاکٹر ماہر دماغ رہا کرتا تھا۔ وہیں کھانا پکانے کی نوکری اس کو مل گئی۔ چند دن کے بعد اس کے شوہر نے اس ڈاکٹر کے مکان میں چوری کی۔ ڈاکٹر اسوقت جاگ رہا تھا اس نے اس کو گرفتار کر لیا۔

صبح کو ڈاکٹر نے ارادہ کیا کہ اسے پولیس کے حوالے کردے۔ لیکن اس کی بیوی نے بہت خوشامد کی اور کہا کہ آپ خود جو چاہیں۔ سزا تجویز کر دیجئے۔ لیکن پولیس کے سپرد نہ کیجئے۔ اس ضمن میں اُس نے یہ بھی ظاہر کیا کہ اس سے قبل یہ نہایت محنتی جفاکش اور متدین شخص تھا۔ لیکن فلاں حادثہ کے بعد اس میں یہ عادتیں پیدا ہو گئی ہیں۔

ڈاکٹر یہ سنکر چونکا اور اسے کاوش پیدا ہوئی کہ ایسا شخص کیونکر دفعۃً مجرم ہو گیا۔ اور ہسپتال میں رہنے کے بعد کیوں اس کی فطرت میں ایسا تغیر پیدا ہوا۔ چنانچہ اس نے اس کی بیوی سے وعدہ کیا کہ وہ اس کے شوہر کو پولیس کے سپرد نہ کریگا۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ اسے اس کا ڈاکٹری امتحان کرنے کی اجازت دی جائے۔ اسے اجازت مل گئی۔ اور اس نے ایکس رے سے اس شخص کا دماغی امتحان کیا۔ اسے معلوم ہوا۔ کہ ہڈی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا دماغ کے ایک خاص حصہ کو دبائے ہوئے ہے۔ اس نے ہڈی کو نکالکر علاج کیا۔ اور وہ شخص پھر اپنی اصلی حالت پر آگیا۔ اور آخر تک اس کے چال چلن میں کوئی فرق نہ آیا اس کے بعد ڈاکٹر نے اور ہزاروں علاج کئے۔ اور مجرمین کو ارتکاب جرائم سے محض علاج کرکے بہت سی صورتوں میں باز رکھا۔

وہی اخبار لکھتا ہے بعض جرائم کی نسبت یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچی ہے۔ کہ ان کے مرتکب صرف وہ شخص ہوتے ہیں۔ جو تعلقات زن و شوہر میں حد اعتدال سے متجاوز ہو جاتے ہیں۔ اور عمل جراحی سے ایسے مجرموں کا علاج ہو سکتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ وہ امر جس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا۔ یورپ اور امریکہ میں خاص توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اور اس کے متعلق جو تجارب کئے جاتے ہیں وہ کامیاب ثابت ہو رہے ہیں۔

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ اگر اخلاقی جرائم اور گناہوں سے بچانے کا یہ بھی کوئی طریق ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے پیشوا اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ تو انہیں خود اس سے واقف ہونا اور اس کو رائج کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سلسلہ کی غرض اور غایت ہی لوگوں کی روحانی اور اخلاقی اصلاح ہے۔

اس کے جواب میں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ الحمد للہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام اس بات سے بے خبر نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے

متعلق خاص کوشش فرما رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے۔ کہ آپ کی سعی اور کوشش کا نتیجہ نہایت اعلیٰ درجہ کا اور بے نظیر نکلیگا۔ کیونکہ اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے آپ کو خاص علم دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اسی تقریر میں جس کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں فرمایا:۔

"اس وقت بڑے بڑے ڈاکٹروں کی توجہ اس طرف ہو رہی ہے۔ لیکن تا حال ان کی تحقیقات عالم طفولیت میں ہے۔ مگر اسبارے میں مجھے جو علم دیا گیا ہے وہ ایسا وسیع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان لوگوں کی تحقیقات سے بہت وسیع ہے یہ کوئی نیا علم نہیں۔ جو مجھ سے پہلے اوروں کو نہیں دیا گیا۔ خدا کے برگزیدہ اور پیارے بندوں کو دیا جاتا رہا ہے۔ پھر قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کو بتایا گیا۔ اور آپ نے اس کا تذکرہ اصولاً اپنی کتب میں کیا بھی ہے۔"

پس ہم علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ وہ سلسلہ جسے خدا نے دنیا میں اسلئے قائم کیا ہے۔ کہ لوگوں کو برائیوں اور گناہوں سے بچائے۔ اس کا راہنما نہ صرف روحانی طور پر صفائی قلب اور طہارت نفس کی تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ جسمانی عوارض اور نقائص کو دور کر کے پاکیزگی پیدا کرنے کی سعی میں مشغول ہے۔ مبارک ہیں۔ وہ جو اس سے تعلق پیدا کرتے ہیں۔ اور افسوس ہے ان پر جو اس سے علیحدہ رہتے ہیں۔

قبل اسکے کہ ہم یہ مضمون ختم کریں۔ یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ یورپ اور امریکہ کے ڈاکٹر یہ تحقیقات کر کے جس نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں۔ وہ اسلام کی صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔

انہوں نے انسانی اعصاب اور دل ودماغ اور ان سے سرزد ہونیوالے جرائم کے باہمی تعلقات پر غور کرنے کے بعد جو نتیجہ نکالا ہے۔ وہ یہ ہے کہ "ارتکاب جرائم کی خواہش انسان کی فطری خواہش نہیں ہے۔ بلکہ دلیل ہے اس امر کی کہ اس کے دل ودماغ یا اعصاب میں کوئی نقص پیدا ہو گیا ہے۔ یا یہ کہ اس کے کسی عضو رئیس میں کوئی خرابی پائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس کی ذہنی یا اخلاقی تربیت کا نتیجہ بھی ہوا گرد وپیش کے اثرات مسموم سے متاثر ہونا پیدائش کی مخصوص کیفیات اور نسل کی داعیات وغیرہ کو بھی اس میں بہت بڑا دخل ہے۔ اور دنیا معصیت میں انہی تمام باتوں کی وجہ سے رونق دھنگا سر پایا جاتا ہے۔"

ان الفاظ میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ انسان میں ارتکاب جرائم وسیاسی کی خواہش فطری نہیں بلکہ بعد میں پیدا ہونیوالے کسی نقص یا تربیت میں خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ وہ حقیقت ہے۔ جسے اسلام آج سے کئی سو سال پہلے بے نقاب کر دیا تھا۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا۔ کہ اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو اس نے پیدا کیا ہے یعنی فطرت میں اس نے کوئی نقص اور خرابی یا بری بات نہیں رکھی یہ سب بعد میں پیدا ہوتی ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسی بات کو زیادہ تفصیل سے اس طرح بیان فرماتے ہیں

کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہٗ۔ کہ کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ مگر فطرت صحیحہ پر۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی۔ گویا بیرونی اثرات سے انسان بگڑتا ہے۔ ورنہ اس کی فطرت میں کوئی نقص نہ برائی نہیں ہوتی۔

کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہے کہ دنیا جن باتوں کو بڑی بڑی تحقیقاتوں کے بعد اب تسلیم کر رہی ہے اسلام میں ان کو نہایت سادگی سے پہلے ہی بیان کر دیا گیا ہے۔

پبلک مباحثہ اور آریہ سماج

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے روکا گیا تھا کہ آپ پبلک مباحثہ نہ کریں۔

کیونکہ اس طرح بجائے فیصلہ حق ہونے کے ضد وتعصب کا بیج بویا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق حضور علیہ السلام نے پبلک مباحثات کہ جن میں تو تو میں میں کے سوا کچھ نہ ہوتا۔ بند کر دیا تھا اور مشورہ دیا تھا کہ کسی مذہب پر حملہ کرنے اور اس کے نقائص نکالنے کی بجائے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کی جایا کریں۔ جس مذہب میں بمقابلہ دیگر مذاہب کے زیادہ خوبیاں ہونگی۔ اسکو قبول کر لینگے۔ مگر اسوقت اسپر ہنسی اڑائی گئی۔ اور بعض حقیقت ناشناس لوگوں نے حضور کی اس تجویز کو آپ کی کمزوری کا مترادف بتایا۔ لیکن جو بات حق ہو وہ اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے۔ چنانچہ آریہ سماج جو ایک بے نتیجہ پبلک مباحثات کی بانی ہے۔ اور جس کے اپدیشک سوامی پانچ پانچ منٹ مذہبی صداقتوں کا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کیا کرتے ہیں۔ ان میں بعض تعلیم یافتہ حضرات ایسے نظر آنے لگے ہیں جو اس طرز عمل کو ناقص اور بے فائدہ قرار دیکر بند کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ ۱۰ اکتوبر کے پرکاش میں "پروفیسر رام دیو جی" کا ایک مضمون بعنوان "آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے" شایع ہوا ہے۔ جس میں لکھتے ہیں:۔

"پبلک شاستراتھ (سوال وجواب) ایک دماغی کشتی بن جاتا ہے۔ اس سے ستیہ استیہ کا نرنے نہیں ہوتا۔ بلکہ ستیہ پکش والے بھی دھرم ابدی کے وش میں آکر استیہ کیسان اور جعلی بیان دیتے ہیں۔ جب ہزاروں آدمی بیٹھے ہوں۔ ہار جیت کا سوال بن جاتا ہے۔ اور اپنی غلطی کا سوکار کرنا نیتی کے برخلاف سمجھا جاتا ہے۔"

ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر آریہ سماجیں پروفیسر صاحب موصوف کی اس تجویز کی قدر کریں۔ اور اسپر عملدرآمد شروع کر دیں۔ تو بہت نرمی اور تہذیب کے ساتھ "ستیہ استیہ" حق ناحق کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ ورنہ اگرچہ ان کی غلط بیانیوں کی تردید اور ان کی حقیقت کے اظہار کے لئے ان سے مباحثات کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ امید نہیں ہو سکتی۔ کہ آریہ صاحبان قائل ہو جائینگے۔ یا مسلمانوں سے وہ اپنی کوئی بات منوا لینگے۔

عام طور پر ہماری جماعت پبلک مباحثوں میں مد مقابل ہوتی ہے لیکن محض اسلئے کہ عوام الناس جو دینی مسائل سے عام طور پر واقف نہیں ہوتے۔ انکے دلوں میں آریہ اپدیشک شکوک پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بڑی بڑی ڈینگیں مارتے ہیں اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو ہمیں ہرگز ان سے مباحثہ کرنے کی ضرورت نہ رہے۔

مگر کوئی وقت مقرر نہ کیا تھا۔ حضرت موسےٰ خدا کی رضا جوئی کے شوق سے جلدی چلے گئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے بھی کہا کہ جلدی کیوں چلے آئے۔ جواب دیا۔ قوم بالکل میری مطیع ہے اس پر اطمینان تھا۔ ادھر اپنے محبوب کی محبت گدگدا رہی تھی۔ اسلئے جلدی چلا آیا ہوں۔ لیکن ان کی قوم کی ابھی ایسی حالت نہ تھی کہ چھوڑی جاتی۔ خدا نے بتایا وہ گمراہ ہوگئی۔ اور سامری نے اس کو گمراہ کر دیا ہے۔ آگے اس کا حال بیان کیا ہے۔ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ وہ قوم کے پاس آئے اور اگر بہت غصے ہوئے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ۔

حضرت موسیٰ نے انکو کہا اے میری قوم کیا تم سے خدا نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا کیا اس کو کوئی زیادہ مدت گذر گئی تھی یا تم نے یہ ارادہ کیا کہ تم پر خدا کی طرف سے غضب نازل ہو۔ تم نے مجھ سے جو عہد کیا تھا۔ اسکے یہ خلاف کیا ہے۔

بچھڑوں کا آواز نکالنا سامری نے ایک بچھڑا بنا دیا تھا۔ جو آواز نکالتا تھا۔ پہلے اسپر تعجب کیا جاتا تھا۔ مگر اب دو دو آنے کی گڑیاں بازاروں میں بکتی ہیں۔ جن سے آواز نکلتی ہے۔ اب کسی کو یہ خیال ہی نہیں آسکتا کہ بیجان چیز کس طرح بول ہی نہیں سکتی۔ اور اس قسم کے بھی واقعات ملتے ہیں۔ کہ گذشتہ زمانوں میں مندروں میں ایک نالی کے ذریعہ باہر سے آواز دی جاتی تھی۔ اور اس طرح لوگوں کو دھوکہ میں رکھا جاتا تھا۔

بائبل کا بیان بائبل میں یہ بیان اس طرح آتا ہے کہ حضرت ہارون نے بچھڑو بنایا اور لوگوں کو اس کے پوجنے کی تحریک کی اور خود ان کا پوجاری بنا۔ لیکن قرآن یہ نہیں کہتا۔ بلکہ ایک اور ہی شخص کی طرف اس کو منسوب کرتا ہے جو سامری ہے اب فیصلہ ہو سکتا ہے کہ قرآن کا بیان صحیح ہے یا بائبل کا۔ بائبل خدا کے ایک نبی پر الزام رکھتی ہے۔ لیکن قرآن اس کے خلاف ایک اور شخص کو مجرم قرار دیتا ہے۔ اور صاف ظاہر ہے کہ خدا کا نبی ایسا فعل نہیں کر سکتا۔

سامری کسی شخص کا نام بھی قرار دیا گیا ہے اور سامرہ ایک شہر کی طرف منسوب ہونے والا شخص بھی کہتے ہیں مگر اسپر اعتراض کرتے ہیں کہ سامرہ شہر حضرت موسیٰ کے چار پانچ سو سال بعد بنا ہے۔ اور یہ لوگ قوم کے طور پر چھ سو سال کے بعد بنے ہیں۔

فقہ کے لحاظ سے اس واقعہ کے متعلق یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے کیا تعلقات تھے۔

سلوک کے لحاظ سے۔ یہ کہ انسان کو اپنے سے بڑوں سے کیا سلوک اور معاملہ کرنا چاہیئے۔

بنی اسرائیل کا عذر حضرت موسیٰ جب اپنی قوم کے پاس آئے تو ناراض ہوئے اور کہا کہ اے قوم کیوں تونے اس وعدہ کو توڑ دیا۔ جو مجھ سے کیا تھا۔ انھوں نے کہا۔

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۙ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِيَ ۔

ہم نے اپنے آپ ایسا نہیں کیا ہم مجبور تھے مگر ان کی یہ مجبوری ایسی ہی تھی۔ جیسے حضرت مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک مولوی نے ناجائز نکاح پڑھا دیا۔ کسی نے اس سے پوچھا تو کہنے لگا۔ آپ کو معلوم نہیں میں سخت مجبور تھا۔ مجبوری پوچھی تو کہنے لگا کہ چوٹے کے برابر روپیہ نکالکر سامنے رکھ دیا۔ پھر میں نکاح نہ پڑھتا تو اور کیا کرتا۔

وہ کہتے ہیں ہم نے زیور نکالکر پھینک دئے۔ سامری نے ان کا بچھڑا بنا دیا اور بچھڑو بھی ایسا جو بولتا تھا۔ وہ چونکہ مصر میں بچھڑو کی پرستش ہوتی دیکھ آئے تھے اور فرعون جو ان پر نظر ڈالتا بھی برا سمجھتا تھا۔ وہ بھی اس کے آگے سجدہ کرتا تھا۔ اسلئے ان کے خیال میں اسے زیادہ اعلیٰ چیز کیا ہو سکتی تھی پس شکتے ہیں ایک بچھڑو دو مٹکی کا جسے بولنے والا بنا پھر ہم کیا کرتے اگر اس کی عبادت نہ کرتے۔ زِيْنَةِ الْقَوْمِ سے مراد وہ زیور اور سونے چاندی کے برتن ہیں جو مصریوں کے مانگ کر لائے تھے۔ یہاں سبب بنا۔ کہ بیان کیا جاتا ہے میں نوا کو پھینک دیا جس کا سامری نے بچھڑو بنا دیا۔ فَنَسِيَ ۔ سامری نے بچھڑو بنا کر پیش کر دیا جب وہ نکلے اور کہا یہ موسیٰ کا خدا ہے۔ اور وہ دین چھوڑ دیا۔ ترک کر دیا جو موسیٰ کے ذریعہ سکھایا گیا تھا۔

سامری کون تھا بعض نزدیک یہ کسی شخص کا نام نہیں کسی قبیلہ کا علم کے طور پر نام ہے نہ کسی بستی کا۔ اصل میں یہ صفاتی نام ہے۔ جو اب آہستہ آہستہ علم بن گیا ہے۔ شمر۔ اصل میں کیل ٹھونکنے کو کہتے ہیں اور سامر جو کیل ٹھونکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے انہیں سناری۔ ترکھانی۔ سناری کا کام کرنیوالے تھے۔ جنکو سامرہ کہنے لگ گئے اس قبیلہ میں سے یہ کوئی شخص ہے۔ اگر بائبل میں اس کا ذکر نہیں۔ تو کوئی تعجب نہیں کیونکہ بنی اسرائیل میں قبیلوں کے نام قوم کے لحاظ سے ہوتے تھے نہ کہ پیشہ کے لحاظ سے۔ اور چونکہ یہ پیشہ کے لحاظ سے نام تھا اسلئے اس کا بائبل میں ذکر نہیں آیا۔

اب تو مختلف پیشوں کے الگ الگ آدمی ہو گئے ہیں۔ کیونکہ کام زیادہ ہو گیا ہے۔ لیکن پہلے معلوم ہوتا ہے۔ کئی کئی پیشے ایک ہی قوم میں اکٹھے ہوتے تھے۔ تو یہ ایک پیشہ ور قوم تھی جنھیں ہمیشہ سے سازشیں ہوتی رہتی تھی۔ حضرت سلیمان کے وقت بھی اسی قوم نے فتنہ اٹھایا تھا خود نام اس شخص کا نام تھا۔ جس نے فساد اٹھایا تھا۔

خدا کا کلام کرنا اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے انہوں نے نہ دیکھا کہ اگر وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا اور نہ نفع نقصان پر قدرت رکھتا ہے تو خدا کیسا؟

اب مسلمانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ بلکہ اس سے بھی بدتر۔ انہوں نے تو خوار بچھڑا قرار دیا تھا یعنی کچھ نہ کچھ آواز تو نکالتا تھا۔ مگر یہ بے خوار کے ہی خدا مانتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ خدا اب کچھ بھی بولنا چالتا نہیں ہے۔

کیا حضرت ہارون نے بچھڑو بنایا تھا قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ حضرت ہارون نے اس کو منع کیا۔ لیکن بائبل کہتی ہے کہ ہارون نے بچھڑو بنایا۔ حالانکہ اس کی تردید بائبل سے ہی ہو جاتی ہے۔ اول اس طرح کہ جب اس شرارت کے کرنے والے قتل کئے گئے تھے تو کیوں ہارون کیوں نہ قتل کیا گیا۔ دوسرے جب حضرت موسیٰ نے کہا۔ خدایا مجھ سے شکایت ہے اور خدا نے اسکے جواب میں کہا۔ جنھوں نے قصور کیا ہے

معارف قرآن

ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

سورۃ طٰہٰ

چوتھا رکوع

(۲۷ ستمبر ۱۹۲۰ء)

حضرت موسیٰ کا بنی اسرائیل کو مصر سے لے جانا۔

اس بحث کے بعد جس کا پہلے رکوع میں ذکر ہے اور لمبے عرصہ تک فرعون کو ڈھیل اور مہلت دینے کے بعد خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو کہا۔ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَکًا وَّلَا تَخْشٰی ۔ کہ میرے بندوں کو یہاں سے لے چل۔ چنانچہ انہوں نے فرعون سے درخواست کی۔ اور اس نے بڑی مشکل سے اتنی اجازت دی کہ کچھ دنوں کے لئے شہر سے باہر چلے جائیں۔ جب وہ نکلے۔ تو فرعون کو خیال آیا کہ وہ تو نکل سے گئے۔ اس لئے پیچھے پیچھے وہ بھی چل پڑا۔ ان کو پہلے سے ہی خدا کی طرف سے خبر دی جا چکی تھی کہ وہ تمہیں پکڑ نہ سکیگا۔

سمندر میں سے گذرنا

فرمایا ان کے لئے رستہ بنا دو بحر میں۔ یہ خدا نے مقرر کر رکھا کہ حضرت موسیٰ عصا ماریں۔ اور پھر آندھی آئے۔ اور اس کے ساتھ رستہ بن جائے۔ رستہ بنا تو آندھی سے ہی۔ لیکن خدا نے حضرت موسیٰ کا نشان دکھلانے کے لئے یہ رکھا کہ عصا مارنے کے بعد آندھی آئے۔

پھر اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ ان کے آگے آگے چل۔ ان لوگوں کے لئے سمندر میں تاکہ یہ جو مدتوں غلام رہ کر ڈرپوک ہو گئے ہیں۔ تیرے پیچھے پیچھے چلے آئیں۔

یہ بحیرہ احمر کا واقعہ ہے۔ سمندر کے اس کنارے پر بہت دلدلیں ہیں۔ ان سے بچتے ہوئے حضرت موسیٰ جاتے تھے۔ لیکن جب فرعون کا لشکر آ گیا۔ تو خدا نے ان کو بتایا اور وہ سمندر میں گھس گئے۔ اب نہر سویز بن گئی ہے اور دونوں سمندروں کا پانی مل گیا ہے۔ اس لئے اب اس طرح پانی نہیں ہٹتا۔ لیکن پہلے تیز ہوا سے پیچھے ہٹ جاتا تھا۔ اسی طرح ہٹا۔ اور وہ گذر گئے۔ اسوقت ایسا ہوتا رہتا تھا۔ چنانچہ نپولین جب مصر میں آیا۔ تو اس جگہ گیا اور وہاں سے پانی ہٹا ہوا تھا۔ اسوقت وہ گذرا۔ اور اس نے کہا کہ یہاں سے موسیٰ گذرا تھا۔ اس کے گذرتے گذرتے ہی پانی پھر آ گیا۔ اور وہ مشکل سے بچ سکا۔

حضرت موسیٰ کا طور پر جانا

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰی ۔

حضرت موسیٰ سے خدا کا وعدہ تھا طور پر کلام کرنے کا۔ مگر کوئی وقت مقرر نہ تھا۔ اور حضرت موسیٰ جلدی ہی آ گئے۔ کہ جس قدر جلد خدا کا فضل حاصل ہو۔ حاصل کیا جائے۔ اور جتنی جلدی محبوب سے ملاقات ہو سکے کر لی جائے۔ اس پر خدا نے فرمایا۔ اے موسیٰ اپنی قوم سے تو جلدی ہی کیوں آ گیا۔

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰۤى اَثَرِیْ وَعَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰی ۔ جواب دیا کہ میری قوم بالکل میرے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ اسلئے میرا ان کے پاس رہنا کوئی ضروری نہ تھا۔ ادھر شوق تھا ملاقات کا۔ اور اپنے رب کی رضامندی حاصل کرنے کا۔ اس لئے جلدی آ گیا

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ۔ مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہارا قیاس غلط ہے۔ جا کر دیکھو۔ ہم نے تیری قوم کی تیرے بعد آزمائش کی ہے۔ اور انکو سامری نے گمراہ کر دیا ہے۔

اجتہادی غلطی

یہی حضرت موسےٰ کا اپنی قوم کے متعلق خیال تھا۔ جو غلط ہوا۔ یہاں انکو دو قیاس غلط ہوئے ہیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے سمجھا جلدی جانا چاہیئے۔ اور گئے۔ تو سوال ہوا جلدی کیوں آئے ہو۔ پھر اپنی قوم کے متعلق جو قیاسی بات کہی تھی وہ بھی درست نہ نکلی اسی طرح انہوں نے کہا تھا میرے بھائی کو بھیجو فرعون کے پاس کیونکہ وہ مجھ سے اچھا بولنے والا ہے۔ یہ بھی ان کا قیاس تھا مگر خدا نے دکھا دیا کہ ان کا انتخاب کیسا ہے اور خدا کا کیسا؟ وہاں حضرت ہارون بولتے ہی نہیں۔ اور حضرت موسیٰ خود ہی گفتگو کرتے ہیں۔

تو قیاسی غلطیاں انبیاء کو بھی لگ جاتی ہیں۔ عام لوگ نادانی سے حضرت صاحب پر اعتراض کرتے ہیں اور نہیں جانتے۔ کہ پہلے انبیاء کو بھی قیاسی اور اجتہادی غلطی لگتی رہی ہے۔ اور اس کا ثبوت قرآن میں موجود ہے جیسا کہ میں نے ابھی حضرت موسیٰ کے متعلق بتایا ہے۔

بقیہ چوتھا رکوع

(۲۹۔ ستمبر ۱۹۲۰ء)

بچھڑے کی پرستش کا واقعہ

بچھڑے کی پوجا کا واقعہ تاریخی اور فقہی اور اصول سلوک کے لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ تاریخی طور پر بھی اسکے متعلق بہت سے سوال پیدا ہوتے ہیں۔ فقہی طور پر بھی اور اصول سلوک کے لحاظ سے بھی سوال ہوتے ہیں۔

بائبل میں یہ واقعہ اور طرح بیان ہوا ہے۔ اس لئے عیسائی اور یہودی کہتے ہیں کہ قرآن نے غلط بیان کیا ہے۔ اور خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اور کہتے ہیں تاریخی طور پر بھی یہ صحیح نہیں ہے۔ وجہ یہ کہ قرآن موسیٰ کے ان واقعات کے بہت عرصہ بعد بنایا گیا ہے۔

لیکن ان کے اس اعتراض سے ہی قرآن کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن بنی اسرائیل کی روایات کی بناء پر مرتب کیا گیا ہے۔ ان کے اس خیال نے اسبات کو رد کر دیا۔ کہ قرآن نے صحیح طور پر اس واقعہ کو بیان نہیں کیا۔ کیونکہ بقول ان کے قرآن نے اسی روایت کو لیا ہے۔ جو بنی اسرائیل میں رائج تھی۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں دو قسم کی روایتیں تھیں۔ جن سے ایک کی تصدیق قرآن سے ہوتی ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا یہ صحیح ہے یا وہ جو بائبل میں بیان ہوئی اس کے لئے یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ خدا کی شان اعلےٰ درجہ کی کس سے ظاہر ہوتی ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے درس میں بیان کیا۔ خدا نے حضرت موسیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تم سے طور پر خاص کلام کرونگا۔

مختصر سوانح جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب مرحوم

مولوی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی فطرت ابتدا سے ہی سلیم بنائی گئی تھی جس میں تحقیق حق کا رنگ بھرا ہوا تھا اور آپ کے قویٰ ظاہری و باطنی ایسے مضبوط تھے کہ آخر دم تک خدا کے فضل سے ماسوا قوت رفتار کے سب محفوظ رہے۔ نہ آپ کی قوت بصارت میں فرق آیا۔ اور نہ ہی قوت سماعت میں۔ آپ کا حافظہ ایسا درست تھا۔ کہ آخری وقت تک آپ کے معلومات میں کچھ تغیر پیدا نہ ہوا۔ آپ کی ولادت سنہ ۱۲[illegible]ھ میں ہوئی۔ اور انتقال ۱۳۔ محرم سنہ ۱۳۳۹ھ کو بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ میں ہوا۔ آپ کے واقعات زندگی مختصراً یہ ہیں :۔

آپ نے چھوٹی عمر میں ہی کتب درسیہ فارسی تا سکندر نامہ و تحفۂ جامی اپنے والد ماجد جناب مولوی خدا یار صاحب سے جو اپنے زمانہ میں ایک اہل اللہ گذرے ہیں۔ اور دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے ہی انتقال فرما چکے تھے۔ پڑھ لیں۔ اور کتب درسیہ صرف و نحو تا کافیہ مولوی محمد دین صاحب شرقپوری سے حاصل کیں۔ بعد ازاں جب آپ کا شوق بڑھا۔ تو آپ نے تحصیل علم کے لئے سفر اختیار کیا۔ پس اس طرح آپ نے کتب منطق تا قطبی و شرح ملا جامی مولوی محمد صاحب لدھیانوی سے اور ملا حسن و میر زاہد قطبیہ و عبد العلی و ملا مبین وغیرہ مولوی احمد حسن صاحب سہارنپوری سے۔ اور دو پارہ ترجمہ قرآن شریف و ربع اول مشکوٰۃ و موطا امام مالک مولوی محمد مظہر صاحب سہارنپوری سے اور کچھ ترجمہ قرآن شریف مولوی غلام العلی صاحب مولوی محمد صاحب بن مولوی محمد عبد اللہ صاحب غزنوی ثم امرتسری سے حاصل کیا۔ غرض اس طرح آپ نے مختلف مقامات سے تحصیل علم کی۔ اور علم حدیث میں آپ نے وہ درک حاصل کیا کہ گویا تحصیل شرقپور، سابق ضلع لاہور و حال ضلع شیخوپورہ میں ایک سورج نمودار ہو گیا۔ اور علاقہ ساندل بار میں اس سورج نے سب سے پہلے روشنی پھیلانی شروع کی۔ اور شرک جلی و بدعات فاسدہ جو اس علاقہ میں رائج تھیں۔ آہستہ آہستہ کافور ہونے لگیں۔ اور حدیث نبوی کی عظمت لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گئی۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس طرح سے گویا خدا تعالیٰ نے اس علاقہ میں توحید کا چرچا کر دیا۔ اور حضرت مرحوم نے وہ نمایاں ترقی حاصل کی۔ کہ علماء اہل حدیث کی طرف سے آپ کو ایک معزز عہدہ دیا گیا۔ علم بحث میں آپ کو وہ قابلیت تھی۔ کہ کوئی شخص آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مولوی غلام دستگیر قصوری جو علم نحو و منطق و بیان میں پورا فخر رکھتا تھا۔ اور آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ مباہلہ میں ہلاک ہوا۔ مرحوم رضی اللہ عنہ کے سامنے نہ آ سکتا تھا۔

مرحوم کو ابتداء سے ہی تحقیق حق کا بڑا خیال تھا جب آپ علوم ظاہری میں پوری واقفیت حاصل کر چکے۔ تو آپ کو تحصیل علوم باطنی و روحانی کا بھی شوق ہوا۔ اس خیال میں آپ امرتسر پہنچے۔ اور حضرت مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم کے دست مبارک پر بیعت کی۔ جو کہ اپنے زمانہ میں ایک اہل اللہ گذرے ہیں۔ اور انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت میں ایک کشف بھی بیان کیا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ آسمان سے ایک نور اترا ہے۔ جو قادیان کی طرف لوٹ گیا ہے۔ لیکن میری اولاد اس نور سے محروم رہیگی۔ وہ نور بھی حضرت مسیح موعود ؑ ہیں۔ مولوی صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی نے علاوہ دیگر نصائح کے ایک وظیفہ مجھے بتایا تھا اور فرمایا تھا کہ اس کو بکثرت پڑھا کرو اور وہ یہ ہے :۔ یا حیُّ یا قیُّوم برحمتک استغیث۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے روحانیات میں اس سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جب غزنوی صاحب انتقال فرما گئے۔ تو آپ نے بھی دیگر اہل اللہ کی تلاش کرنی شروع کی۔ اور اسی تلاش میں بہت سی عمر خرچ کر دی۔ اور بمصداق حکم ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

بہت سی فکر اور تحقیق میں لگے رہے۔ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ تو آپ سن چکے تھے۔ لیکن زمانے میں کسی قدر تامل رہا۔ ایک دفعہ ابتدائی زمانہ میں جبکہ آپ تحصیل علم کر چکے تھے۔ اور آپ کی شہرت کا نقارہ بج چکا تھا۔ قصبہ غلام نبی جو ضلع گورداسپور میں ایک موضع ہے کے باشندگان نے اس شہرت کی بناء پر جو خصوصاً ملک پنجاب میں آپ کو حاصل ہو چکی تھی حضرت مرحوم رضہ کو بلایا۔ جب آپ وہاں گئے۔ تو انہوں نے ذکر کیا کہ یہاں ہمارے قریب ایک چھوٹی سی مغلوں کی بستی ہے۔ جس کا نام قادیان ہے۔ وہاں ایک شخص مرزا غلام احمد ہے۔ جو الہامات کا مدعی ہے۔ اور اس نے چند ایک پیشگوئیاں تحدیاً بھی شائع کی ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ آپ ان سے چل کر بحث کریں۔ مرحوم نے مان لیا۔ اور قادیان پہونچے۔ تنہائی میں آپ کو گفتگو کرنے کی اجازت دی گئی۔ مگر ان کی کچھ تسلی نہ ہوئی۔ اس زمانہ میں حضرت صاحب نے مسیحیت و مہدویت کا دعوےٰ نہیں کیا تھا۔ جب حضرت صاحب نے دعوےٰ کیا۔ تو مولوی صاحب مرحوم کے لئے یہ مقابلہ حائل ہو گیا۔ دوسرے عام علماء کی طرح چونکہ آپ کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ حضرت مسیح زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر ہیں۔ اور وہی بذات خود تشریف لاوینگے۔ اس سبب سے بھی آپ نے حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ یکا یک نہ مانا۔ ہاں یہ خدا کا فضل رہا۔ کہ آپ نے حضرت صاحب کو بدگوئی سے کبھی یاد نہ کیا۔ بلکہ عوام کو بد کلامی سے روکتے رہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اسی طرح سولہ سترہ سال کا عرصہ گذر گیا۔ کسی موقع پر حضرت صاحب کی کتاب جنگ مقدس جس میں مباحثہ آتھم مذکور ہے آپ کو مل گئی۔ آپ نے بغور مطالعہ کیا۔ اور آپ کے دل سے وہ گرہ جو حضرت صاحب کے متعلق قائم ہو چکی تھی کھلنی شروع ہوئی۔ اور حضور کی کسی دوسری کتاب کے دیکھنے کی خواہش پیدا ہو گئی۔ خدا رب رحمان نے جو ظلمتوں میں گرفتار شدوں کے لئے راہ ہدایت بخشنے والا ہے۔ آپ کو کسی طرح آئینہ کمالات اسلام دلا دی۔ جب آپ نے اسکو پوری توجہ کے ساتھ اوّل سے آخر تک پڑھا۔ تو بہت سے امور میں آپ کو روشنی حاصل ہوئی۔ اور اکثر امور اعتقادیہ میں آپ نے تبدیلی کر لی۔ پھر حضرت صاحب کی ملاقات کا آپ کے دل میں شوق پیدا ہوا۔ چند علمی سوالات لکھ لئے

اور قادیان مقدس میں روانہ ہوئے۔ حضرت صاحب کی ملاقات کے بعد آداب نیاز حاصل کر کے آپ نے ایک سوال انقطاع وحی کے متعلق کیا۔ اور روایت قد انقطعت الوحی حدیث اُم ایمن کا حوالہ دیا۔ اس پر حضرت صاحب نے تقریر شروع کی۔ مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت صاحب نے ایسی شرح و بسط سے تقریر کی۔ کہ میرے اکیس سوالوں کے جوابات خود بخود ہی بغیر سوال عرض کئے بیان فرما دئے۔ جس پر مرحوم کو ایسی تسکین و تفریح نصیب ہوئی۔ کہ فوراً ہی اسی مجلس میں بیعت کر لی۔ اسوقت ۱۹۰۲ء کا زمانہ تھا۔ جس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف چھ برس زندہ رہے۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و علی خلفاء محمد و بارک و سلم

اس عرصہ میں مرحوم نے نمایاں ترقی حاصل کی۔ اور آپ کے علمی مضامین بھی اکثر اخبارات میں شائع ہوتے رہے۔ ۱۹۰۴ء میں آپ نے حدیث یخرج المہدی من قریۃ یقال لھا کدعہ پر جو کتاب جواہر الاسرار مؤلفہ شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی میں نبی کریم سے منقول ہے۔ مبسوط بحث کر کے علمی۔ نحوی۔ منطقی دلائل سے واضح و لائح بیان کیا کہ کدعہ دراصل کادی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعینہ یقال ہو کر بیان فرمایا ہے۔ یعنے کہ جس بستی میں مہدی پیدا ہوگا۔ اسکو عامی اور جاہل لوگ کادی کہینگے۔ جو قادیان پر صادق آتا ہے۔ کہ عوام اس کو لفظ کادی سے ہی موسوم کرتے ہیں۔ جیسا کہ اکثر لوگوں نے اسٹیشن بٹالہ پر سنا ہوگا۔

یہ مضمون جب حضرت مرحوم رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو باغ میں سُنایا۔ تو حضور نے آپ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا۔ اور دعائے خیر کی۔ اور جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر کو حکم دیا کہ آپ اس مضمون کو اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔ چنانچہ یہ مضمون اخبار بدر میں شائع ہو گیا۔ مفصل ملاحظہ ہو اخبار بدر نمبر ۴۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء۔ اصل مضمون ملاحظہ فرمانے پر ناظرین کو مرحوم کی قابلیت کا خود پتہ مل جائیگا۔ سلسلہ احباب ناظرین سوانح ہذا کو لازم ہے کہ مضمون مذکور کو ایک دفعہ ضرور اخبار بدر میں اگر میسر ہو سکے۔ مطالعہ فرمادیں۔ خواہ پہلے اس مضمون کو پڑھ ہی چکے ہوں تاکہ دوبارہ دیکھنے پر محبت اور درد پیدا ہو۔ اور مرحوم رضی کے حق میں دعائے مغفرت کرنے کا موقعہ مل سکے۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ الجنۃ۔ آمین۔

حضرت مرحوم نثر و نظم اُردو پنجابی میں بہت اعلیٰ مہارت رکھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے احمدیت سے پیشتر چند کتابیں پنجابی منظوم لکھیں۔ جو مقبول عام ہو کر اور ابتک مقبول چلی آتی ہیں۔ اور زمانہ احمدیت میں بھی آپ نے احوال الآخرۃ منظوم پنجابی مصنفہ حافظ محمد لکھوی کا جواب پنجابی میں ہی لکھنا شروع کیا تھا۔ اور اس کا نام شرح احوال الآخرۃ رکھا تھا۔ ابھی نصف کے قریب تیار ہوئی ہوگی۔ کہ آپ نے جاودانی زندگی حاصل کر لی۔ جن جن اصحاب نے اس کا کچھ حصہ سُنا تھا۔ وہ ہمیشہ طلب کرتے رہے ہیں۔ مگر خدا کی مرضی وہ مکمل نہیں ہو سکی۔ واللہ اعلم بحکمتہ و حقیقتہ۔

مرحوم رضی اللہ عنہ کی معرفت تحصیل شرق پور میں اکثر جگہ احمدیت کے پودے لگے۔ اور خاصی جماعت تیار ہوئی۔ اور موضع بھینی میں جو ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ انجمن قائم ہو گئی۔ اور آپ انجمن کے سیکرٹری تھے۔ خدا تعالے ان پودوں کو ہمیشہ کے لئے سرسبز رکھے۔ اور ایسے پھل اور پودے بنائے جو توتی اکلھا کل حین کے مصداق ہوں۔ آمین۔

مولوی صاحب مرحوم رضی عرصہ ۱۲ سال تک بعارضہ دق بیمار رہ کر اس جہان فانی سے انتقال کر کے دار البقا میں پہونچ گئے۔ اس اتنی لمبی بیماری میں مرحوم رضی نے ایک وقت بھی نماز میں کوتاہی نہیں کی۔ پہلے تو آپ وضو کر کے بیٹھ کر نماز پڑھتے رہے۔ مگر جب زیادہ لاغر ہو گئے۔ تو تیمم سے لیٹ کر بستر پر ہی اشارہ سے نماز ادا کرتے رہے۔ اور اکثر عاجز سے قرآن شریف سُنتے رہے۔ اور بطریق مسنون سورۃ یٰسین بھی دو تین دفعہ سُنی۔ انتقال سے ایک دن پیشتر عاجز نے عرض کی۔ کہ آپ مجھے کچھ ہدایت اور نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا۔ میرا ایمان ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے برگزیدہ رسول ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے واقعی نبی ہیں۔ یہ میرا ایمان پختہ ہے۔ ان ہر دو کے قدم بقدم چلے جانا۔ تم نجات پا لوگے۔

پھر اگلے دن ۷ ستمبر ۱۹۲۰ء کو جس روز انتقال ہوا مجھے حکم دیا۔ کہ قرآن شریف پڑھو۔ میں نے عرض کیا۔ کہ کہاں سے پڑھوں۔ فرمایا۔ سورہ کہف پڑھو۔ عاجز نے سورۃ کہف پڑہی۔ تو آپ نے دونو ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنی شروع کی۔ اور مُنہ پر ہاتھ پھیرا۔ بعد ازاں آپ نے کلمہ شہادت پڑھا۔ اور انگلی سبابہ اُٹھا کر فرمایا کہ خدا ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے واقعی نبی ہیں۔ اس کے بعد چار منٹ ہی گذرے ہونگے کہ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر میں پہونچ گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ۔ آمین

کمترین

محمد عبد العزیز احمدی ولد مولوی محمد عبد اللہ صاحب مرحوم سکنہ بھینی شرق پور۔ ضلع شیخوپورہ

ووکنگ مشن کی حقیقت

مکرم خان عبد الرحیم خان صاحب خلف حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا ولایت سے حال میں ایک خط موصول ہوا ہے۔ جسمیں انہوں نے [illegible] کی تردید کی ہے۔ جو ان کے کسی خط کی [illegible] کے کارندوں کی طرف سے عمل میں آئی۔ ہم ان کا خط انکی خواہش کے مطابق اخبار میں درج کرتے ہیں۔ تاکہ اگر انکی طرف سے کسی کے دل میں کوئی غلط فہمی پیدا ہوئی ہو۔ تو وہ دور ہو جائے۔

خان صاحب موصوف نے ووکنگ مشن کے متعلق کسی قدر فاش گفتاری سے کام لیا ہے۔ لیکن ہم انہیں معذور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ خود ووکنگ مشن کے کسی [illegible] نے غلط فہمی پھیلا کر احمدیہ مشن اور ووکنگ مشن کا مقابلہ

کرنے پر انہیں مجبور کر دیا۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا۔ تو خاکسار کو بھی کچھ لکھنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ لیکن آئندہ کے لئے ہم انہیں مشورہ دینگے۔ کہ اگر ووکنگ مشن کے کسی کارکن یا ہمدرد کی طرف سے ان کے متعلق کوئی ناروا حرکت سرزد نہ ہو۔ تو وہ بھی ان کو مخاطب نہ کریں۔

(ایڈیٹر)

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے کئی ایک خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ پیغامیوں نے میرے کسی خط کا حوالہ احمدیہ مشن لنڈن کے خلاف دیا ہے۔ مجھے یہ سنکر نہایت افسوس ہوا۔ کہ یہ لوگ کن کن فریبوں سے لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ مجھے ابھی تک قطعاً یاد نہیں پڑتا۔ کہ میں نے کوئی ایسا خط تحریر کیا ہو۔ مگر انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ شروع شروع میں مولوی صدرالدین کے ساتھ ایک دو خط ضرور بھیجے ہوئے تھے۔ جن کے بعض الفاظ کو شاید وہ اپنے مطلب پر ڈھال سکتے ہوں۔ میری مدت سے یہ رائے تھی۔ کہ میں پیغامیوں کو اسقدر نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھتا تھا۔ اور ان سے ملنے جلنے کو چنداں برا نہ سمجھا کرتا تھا۔ خصوصاً مولوی صدرالدین سے شروع سے میری بہت واقفیت چلی آتی تھی۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ جب ہم ہندوؤں کے ساتھ میل جول رکھ سکتے ہیں۔ تو یہ لوگ جو ابھی تک احمدی کہلاتے ہیں۔ کیوں چند ایک خیالات کے فرق کی وجہ سے ان سے قطع تعلق کیا جائے۔ مگر اب مجھ کو تجربہ نے سمجھا دیا ہے کہ مار آستین کے ڈسنے کا ہر وقت خطرہ ہوتا ہے بہ نسبت ان ہزاروں سانپوں کے جو زمین پر رینگتے پھرتے ہیں۔ مجھ کو سمجھ نہیں آتا کہ اگر میرے خط میں کوئی ایسا لفظ میری اپنی غلطی کی وجہ سے لکھا بھی گیا ہو۔ تو اس پر اسقدر شور مچانے کی کیا ضرورت تھی۔ انسان کے کاموں میں نقص ہوتے ہیں۔ مگر ان کو ووکنگ کے انتظام پر کیوں فخر ہے۔ لنڈن مشن ہمارا اپنا مشن ہے جو ہمارے اپنے پیسوں پر چل رہا ہے۔ ہم بغیر کسی نفاق کے کھلم کھلا صاف بات کہہ سکتے ہیں۔ مگر ووکنگ ان کی مسجد نہیں۔ ایک قبرستان ووکنگ میں ہے۔ اسکی حفاظت کیلئے انہیں مجاور مقرر کیا گیا ہے۔ اور غیر احمدی ان کو اس خدمت کی تنخواہ دیتے ہیں اور اب وہ ان کو مجاور اور ملّا سے مسجد بنانا بھی پسند نہیں کرتے۔ ایک دو دفعہ مسٹر محمد علی اور ان کے ساتھ ایک دو ڈیلیگیشن کے ممبر خود ہی پر گئے۔ مصطفٰے خان کے نماز غلط پڑھانے پر پیچھے تو چند طلباء نے شکایت کے طور پر اظہار افسوس کیا مگر دوسری عید پر ڈیلیگیشن کے ممبروں نے اور دیگر کئی ایک طلباء نے مولانا نذری صاحب کے پیچھے دوبارہ نماز پڑھی اور اب یہ Sm motion ہے کہ مصطفٰے خان امامت کے قابل نہیں اور اسکو امامت سے معطل کر دینا چاہئے۔ اور یہاں بھی اسی بات پر زور دے رہی ہے کہ کیوں آئندہ غیر احمدی امام نہ ہو۔ انہیں مولانا قدوی صاحب کے خلاف ہیں۔ . . . . مولوی صدرالدین یا خواجہ صاحب اگر انگلینڈ نہ آئے تو خیال ہے کہ ووکنگ کا امام کوئی غیر احمدی مقرر ہو جائیگا۔ کیونکہ مصطفٰے خان کو غیر احمدیوں کی آنکھوں پر پٹی باندھنا نہیں آتی۔ اور اگر خواجہ صاحب آ جاویں تو نا بکے۔ ووکنگ بہت عرصہ انکے پاس نہیں رہ سکتا۔ آکسفورڈ کے کئی ایک مسلمان طلباء کے ساتھ میری بات چیت ہوئی ہے۔ وہ انکے ووکنگ میں رہنے کے قطعاً خلاف ہیں۔ اور مسٹر امیر علی کو مجبور کرنے پر تیار ہیں کہ یہاں کوئی لائق غیر احمدی مسلمان امام ہونا چاہئے یا ایک سال احمدی اور دوسرے سال غیر احمدی۔

اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ دوسرے کے مال پر فخر کرنا عبث ہے۔ اگر ووکنگ کا انتظام اچھا ہے تو غیر احمدی مسلمانوں کے لاتعداد چندہ کی وجہ سے ہے۔ ہاں اگر انہیں یہ فخر ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹی کو خوش اسلوبی سے بجا لا رہے ہیں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ نماز غلط پڑھانے کو اور غلط انگریزی تقریروں کے علاوہ وہ قبر میں مُردے کو خوب احتیاط سے قبلہ رُو رکھتے ہیں۔ مسجد کی صفائی قابل تعریف ہے وہاں پر بہت فوق البھڑک ہیں۔ فرنیچر اچھے مذاق کا پتہ دیتا ہے۔ اگر یہی ووکنگ مشن کا کام ہے۔ تو بیشک وہ اپنے غیر احمدی آقاؤں کے نمک حلال ہیں۔ لیکن اگر انہیں یہ فخر ہے کہ ان کے ذریعہ امیر لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔ تو اس بات سے میں ہرگز متفق نہیں۔ اگر لفظ لارڈ کی طرف ان کا اشارہ ہو۔ تو گو اس سے ہندوستان میں رُعب پڑ جائے مگر انگلینڈ میں رہنے والا ہر انسان [illegible] سمجھ سکتا ہے جتنا کہ لکھنؤ کے نوابوں کا۔ اگلے دن آکسفورڈ میں ایک مکان پر جو گیا۔ تو ایک لارڈ کی سگی بہن تین پاؤنڈ ہفتہ پر مجھ کو اپنے مکان میں رکھنا چاہتی تھی۔ مگر میں نے اس کا مکان اپنے موجودہ مکان سے گندہ سمجھ کر انکار کر دیا۔

دو دفعہ دو دعوت دار میں ووکنگ کے مولوی صدرالدین کے زمانہ میں جا چکا ہوں کوئی نجیب مرد یا عورت جیتے جی نہیں دیکھی۔ ہاں جسمیں کچھ لڑکیوں کا مجمع چار پانچ ضرور موجود تھا۔ جنمیں سے دو ایک مولوی صاحب کی بغل میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ایک سوٹی سے مولوی صاحب کی پگڑی کو اچھال رہی تھی۔ دوسری مولوی صاحب کی آنکھوں کو بند کر رہی تھی اور باقی ہندوستانی لڑکوں کے ساتھ پھر رہی تھیں۔ ان کو اگر نو مسلموں میں شمار کیا جاتا ہے تو میں کہوں گا۔ اس کامیابی سے بہتر تو ناکامی ہے۔ مجھے ووکنگ کی ایسی خرابیوں کا تفصیلاً علم ہے جن کو ایک شریف انسان تحریر میں نہیں لا سکتا مگر اشارے کے طور پر اتنا کافی ہے کہ . . . . . کا ان میں بہت حصہ ہے۔ میرے قبضہ سے ایک تصویر کچھ عرصہ ہوا۔ گذری تھی۔ جس پر کچھ لفظ نوٹ میں آ گئے ہیں۔ وہ اگر الفضل میں چھپ سکے تو ووکنگ کا پول فاش ہو سکتا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ وہ تصویر میں آپ کو بھیجوں۔ یہ خرابیاں جن کا میں نے اشارہ کیا ہے ہمارے مشن میں خدا کے فضل سے قطعاً نہیں۔ ہمارے دوست مثلاً چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور مولوی عزیز الدین صاحب دونوں معصوم فرشتے ہیں اپنی استعداد کے مطابق بڑے اخلاص سے کام کر رہے ہیں اور احمدیہ مشن کی اصلاح اور ترقی میں کوشاں ہیں۔ اور حال میں جو مکان خرید کیا گیا ہے اس کے باموقع ہونے پر اور اس کی صفائی پر کوئی کلام نہیں۔ اس مکان کے خریدنے سے مشن کی بڑی طاقت ہو گئی ہے۔ تھوڑے عرصہ تک مسجد بھی انشاء اللہ تعمیر ہو جائیگی۔

مجھے اس بات کا نہایت افسوس ہے کہ میرے دو سطروں کی وجہ سے متعلق غلط فہمی ہوئی۔ لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ میں انکو بتا دوں۔ بعض دوستوں کو میرے خیالات میں پہلے کوئی تغیر تھا اب اسے تغیر سے میرا یہ ایمان ہے کہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اپنا خلیفہ ثانی تصور کرتا ہوں۔ اور ان کو اس منصب و مقام پر مانتا ہوں جس کو حضرت مسیح موعود نے خود پیشگوئی میں بیان کیا۔ خوش قسمت ہے وہ جماعت جس نے ان کی غلامی کو قبول کیا۔ علاوہ ازیں آپ کے دشمنوں کو اپنا اور خدا کا دشمن تصور کرتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ جو کچھ پیغامی کر رہے ہیں اسکی کوئی اہمیت نہیں۔ شمع ہند جنکی آرائش چراغ جلد زائل ہونیوالی ہے۔ یہ ریت پر اپنی عمارت بنا رہے ہیں۔ جو کہ جلد گر جائیگی۔

احباب اور بزرگوں کی دعاؤں کا محتاج

عبد الرحیم خان ۔ آکسفورڈ

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

مجرب دوائیں

۱۔ **معجون برقی** :۔ یہ معجون قریباً پچاس قیمتی ادویہ سے تیار کی گئی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری اور ناطاقتی جسم کے علاوہ بدہضمی، ضعف بصر، بھوک، اپھارہ، دق، یرقان، نوبہ، دمہ، کمر درد، باؤ گولہ وغیرہ وغیرہ بیسیوں امراض کے لئے اکسیر ہے۔ جسم کے تمام روگ دور کر کے حیرت انگیز طاقت بخشتی ہے۔ قیمت فی سیر معجون صرف پانچ روپے آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

۲۔ **اکسیر حیات** :۔ یہ ایک روغن ہے جس کا آج دنیا میں عام رواج ہے۔ مختلف ناموں پر بکثرت فروخت ہو رہا ہے۔ مگر خالص دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے پورا فائدہ نہیں دیتا۔ ہمارے کارخانہ میں خدا کے فضل سے نہایت خالص بڑی احتیاط کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔ سینکڑوں بیماریوں مثلاً سر درد، ہر قسم بدہضمی، ہیضہ، اسہال، پیچش، مروڑ، کھانسی، باؤ گولہ، زکام، پھوڑے، پھنسی، چوٹ، داد اور دانت درد۔ ڈنگ زہر دار وغیرہ وغیرہ پر منٹوں، گھنٹوں میں فائدہ دیتا ہے۔ بچہ، بوڑھا، جوان، امیر، غریب، ہر ایک کو اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۸/

۳۔ **دوائی جھولا وادھرنگ** :۔ ہماری تیار کردہ گولیاں کھانے سے اور روغن کی مالش کرنے سے خدا کے فضل سے صحت کی اُمید ہے۔ جن کو یہ مرض ہو منگوا کر ضرور استعمال کریں۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ۔

۴۔ **عرق اکسیر تلی** ۔ خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہو انشاء اللہ چند روز میں اس عرق کے استعمال سے غائب ہو جائیگی۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲/

ملنے کا پتہ

شفا خانہ احمدیہ ۔ پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

مجربات امام فن طب

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مولانا نور الدین صاحب

حب اکسیر البدن ۔ یہ گولیاں ہر قسم کی اعصابی کمزوری جسمانی درد کمر و ناتواں ۔ درد مفاصل وغیرہ کو دور کرتی ہیں تازہ شہادت ۔ ... صاحب قادیان ۔ میری عمر اسی سال کی ہے۔ مجھکو اکثر درد کمر و زانو رہا کرتا تھا۔ حب اکسیر البدن کے کھانے سے میں بلفضلہ تعالیٰ تندرست ہو گیا۔ قیمت خوراک دو ہفتہ ۱۲/ **حب فضل** یہ نسخہ بہت قیمتی اجزاء سے تیار کیا گیا ہے مقوی اور بہت مجرب ہے۔ قیمت خوراک دو ہفتہ صہ/

روغن کنیز ۔ مقوی گردہ و مثانہ ۔ ریت و سنگ گردہ و مثانہ کو توڑ کر نکالدیتا ہے مجرب ہے۔ فی تولہ ۸/ **سرمہ نور نظر** ۔ جالا پھولا دھند ڑ دال ۔ سرخی چشم ۔ ابتدائی نزول الماء ۔ ضعف بصر کیلئے اکسیر ہے۔ تولہ ۱۲/ **اکسیر بواسیر خونی** ۔ بواسیر خونی کے دور کرنے میں یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ دو چار ہی دن کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ مسوں کی شدید تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ سالہا سال کا تجربہ ہے۔ قیمت ۸/

ملنے کا پتہ :۔ سید حسن شاہ محمد حسین دواخانہ احمدیہ قادیان گورداسپور

کانپوری چرمی سامان

اپنے بھائیوں کے آرام و آسائش کی غرض سے میں نے خدمت اپنے سر لی ہے۔ کہ انہیں ان کی ضرورت کے مطابق ہر قسم کا چرمی سامان مثل بوٹ ۔ شوز ۔ زین ساز ۔ بیگ وغیرہ دیگر اشیاء بہم پہنچاؤں۔ للہذا میں اپنے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ انہیں جس چیز کی ضرورت ہو ۔ بلا تکلف مجھے مطلع فرمائیں۔ اور فرمائش کے ہمراہ کم از کم چوتھائی قیمت اشیاء بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ فرمائش اور منی آرڈر کی رسید فوراً دی جائیگی اور بہت جلد اشیاء مطلوبہ مضبوط اور بکفایت روانہ کیجائینگی۔ بوٹ اور شوز کی فرمائش کے ساتھ پیر کے صحیح ناپ کی اور فرمائش دہندہ کے صاف پتہ مع نام ریلوے اسٹیشن وغیرہ کی ضرورت ہے۔ تاکہ مال پہنچنے میں آسانی ہو۔

المشتہر

عبد الستار احمدی پوروہ ہیرامن کانپور

مرہم عیسیٰ یا مرہم حواریین

(مجرب و مشہور ... المعروف)

یہ مرہم ایک بزرگ نبی (مسیح علیہ السلام) کی یادگار ہے۔ جو ہر قسم کے زخموں، جراحتوں، پھوڑوں، جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑے پھنسیوں، ناسوروں، درسوں، خنازیر، سرطان، طاعون، گھاؤ، گنج، خارش، بواسیر، جانوروں کے کاٹ لینے، جل جانے وغیرہ کے لئے خصوصیت سے شفا بخش اور لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲/ متوسط ڈبیہ عہ/ ڈبیہ کلاں ۲ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

ڈاکٹر نذیر حسین تاجر مرہم عیسیٰ مبارک منزل نولکھا ۔ لاہور

سلاجیت کے خریداروں کو مژدہ

اخباروں میں ست سلاجیت گلگتی کے متعلق بیشمار اشتہارات نکلتے ہوئے دیکھکر میں نے اسکی ایک خاص مقدار نہایت ہی احتیاط اور صفائی کے ساتھ اپنی نگرانی میں طیار کروائی ہے۔ یہ وہی سلاجیت ہے جس کو لوگ رنگین عبارات اور مبالغہ آمیز اشتہارات کے ذریعے عہ/ فی تولہ کے حساب سے فروخت کر رہے ہیں ظاہر ہے کہ یہ چیز گلگت سے ہی باہر جا کر فروخت ہوتی ہے اس لئے اسی جگہ سے بکفایت مل سکیگی یہی وجہ ہے کہ میں نے اسکی قیمت صرف ۶/ فی تولہ کر دی ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ قیمتی جوہر کثیر المقدار میں فروخت ہو کر میری نیکنامی اور ثواب کا موجب ہو۔ بس ایڈریس آج ہی نوٹ کر لیں :۔ عبد الغنی سکرٹری انجمن احمدیہ گلگت

تلاش رشتہ ۔ نام علی محمد ۔ ذات موچی ۔ عمر ۲۲ سال مہاجر قادیان اپنا کاروبار کرتے ہیں کام اچھا چلا ہوا ہے اپنی ذات میں یا اس سے باہر شادی کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت بنام ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے قادیان ہو

رفیق حیات

قادیان دارالامان کا علمی ۔ طبی ۔ تبلیغی اور ادبی ماہوار رسالہ

قیمت سالانہ ... نمونہ کا پرچہ ... بذریعہ وی پی

ایڈیٹر ... ابو محمد ... علی محمدی ...

خریدار بنکر جسمانی اور روحانی فوائد سے بہرہ مند و لطف اندوز ہوں ۔ ملنے کا پتہ :۔ منیجر رسالہ رفیق حیات قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان کی خبریں

علی گڑھ میں ہلچل مچانے کی غرض

علیگڈھ کی خبر ہے۔ کہ جب سے مسٹر گاندھی وہاں گئے ہیں۔ حالت نازک ہو گئی ہے۔ انھوں نے پرنسپل سے کہا کہ اعلیٰ مقاصد نے مجبور کیا ہے۔ کہ وہ ایسا رویہ اختیار کریں جس پر طلباء کے تعلیمی رویہ کی تباہی مضمر ہو۔ اصل غرض بہت جلد سوراج کا قیام اور ہندوستان سے انگریزوں کا اخراج ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ تعلیم کو گزند پہنچایا جائے۔

امدادی فوج سے بندوقوں کی واپسی

انگلشمین کا بیان ہے کہ انڈین ڈیفنس فورس سے حکومت ہند پہلی لمبی بندوقیں واپس لے رہی ہے اور فوج کے پاس آیندہ چھوٹی چھوٹی بندوقیں رہیں گی۔

احمد آباد میں بکروں کی قربانی پر فساد

احمد آباد کے باشندوں نے درگاہ رکھشی کے موقعہ پر بکروں کی قربانی کو روکنا چاہا۔ درگا اپاسک اس بات پر اڑے ہوئے تھے کہ ضرور قربانی ہو گی۔ جھگڑا بڑھا دوکانیں بند ہو گئیں۔ آخر دونوں نے فیصلہ کیا کہ مہاجن ہر سال چھ سو روپیہ کالی ماتا کی نذر کریں۔ اور اپاسک بکرے ذبح نہ کریں۔

متنازعہ سڑکوں کی تعمیر پر سرحدی راضی ہو گئے

شملہ ۲۲ راکتوبر۔ کمانڈر افواج متعینہ وزیرستان کی رپورٹ ہے کہ حالت تسلی بخش ہے معاندانہ کارروائی میں کمی ہے۔ بعض قبائل ضد پر قائم ہیں۔ محسودوں کا اس میں ہاتھ نہیں۔ ریزیڈنٹ کی رپورٹ ہے کہ جنڈولہ میں دو ہا سڑک کی تیاری کے ٹھیکوں کے سوال پر بحث ہوئی۔ وہ منظور کر لئے گئے۔ جو محسود غلطی سے سپاہیوں سے مارے گئے۔ ان کے قصاص میں روپیہ دیدیا گیا۔

مسٹر ظفر علی کو سزائے قید و عبور دریائے شور

۲۷ اکتوبر کو مسٹر ظفر علی کو جیل سے دس بجے کے قریب لاکر عدالت ضلع لاہور میں مقدمہ کا فیصلہ سنایا جس میں کہا کہ پانچ سال قید بعبور دریائے شور اور دو سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے دونوں سزائیں ایک ہی وقت میں شروع ہونگی۔ معلوم ہوا ہے کہ اسی دن شام کو مسٹر ظفر علی لاہور سنٹرل جیل سے باہر بھیج دیئے گئے۔ ایک افواہ ہے کہ انہیں منٹگمری میں لے گئے ہیں۔

معاندانہ جلسوں کے روکنے کا قانون

گورنمنٹ پنجاب نے ایک اعلان میں وجوہ بیان کئے ہیں۔ جن کی بناء پر قانون انسداد مجالس معاندانہ کا نفاذ اضلاع لاہور۔ امرتسر۔ شیخوپورہ میں ضروری سمجھا گیا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ پنجاب کے پبلک جلسوں میں ایسی تقریریں کی گئی ہیں۔ جن سے مختلف اقوام میں نفرت پیدا ہو۔ اور جن سے فساد کا اندیشہ ہے ان علاقوں میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر کوئی جلسہ منعقد نہیں ہو سکیگا۔ خالص مذہبی جلسے نیز وہ جلسے جو حامیاں کونسل کی طرف سے یا ان کے حق میں جو امرتسر اور لاہور میونسپلیٹی کی حدود میں منعقد ہوں۔ اس قانون کو مستثنے کر دیئے گئے ہیں۔

کیا مسٹر گاندھی کی زبان بند ہونیوالی ہے

مسٹر گاندھی نے ٹرسٹیان علی گڈھ کو لکھا ہے کہ افواہ ہے کہ گورنمنٹ میری اور علی برادران کی آزادی پر پابندیاں عائد کرنیوالی ہے۔ نیو انڈیا کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ گورنر بمبئی اور وائسرائے میں مشورہ ہو چکا ہے کہ ان کی زبان بند کی جائے۔

حاجی سر رحیم بخش کے بھائی کا قتل

وکیل میں یہ افسوسناک خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ کسی سنگدل نے مولوی حاجی رحیم بخش صاحب پریذیڈنٹ کونسل بہاولپور کے بھائی کو قتل کر دیا۔

کرنیل ویجوڈ کا پروگرام

کرنل اور مسز ویجوڈ نومبر کے پہلے ہفتہ میں لاہور پہنچنے والے ہیں۔ جہاں استقبال کی شاندار تیاریاں ہو رہی ہیں۔ دونوں بمبئی میں سر جارج لائڈ کے ہاں بطور مہمان رہے۔

لیگ اقوام میں ہندوستانی نائبین

سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ مہاراجہ نوانگر سر ولیم میرس اور سر علی امام لیگ اقوام میں ہندوستان کی نیابت کا فرض انجام دینگے۔

پریزیڈنٹ بنگال کونسل

جسٹس سر عبد الرحیم جج مدراس ہائیکورٹ بنگال کی اصلاحی کونسل کے پہلے صدر ہونگے۔

غیر ممالک میں تار بھیجنے کے محصول میں اضافہ

تاروں کے غیر ممالک کے محصول میں اضافہ کر دیا گیا ہے آرڈنری تار ایک روپیہ دو آنہ فی لفظ۔ ڈیفرڈ اور سرکاری تار نصف محصول پر جائینگے اور ارجنٹ تار اس محصول سے تگنے پر جائینگے۔ یہ اضافہ یکم نومبر سے عمل میں آئیگا۔

علیگڈھ کے ٹرسٹیوں کا فیصلہ

کثرت رائے سے ٹرسٹیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ کالج کی موجودہ پالیسی قائم رہے۔ ستر ہزار کی سرکاری امداد جاری رہیگی۔ اور الہ آباد یونیورسٹی سے الحاق بھی بدستور قائم رہیگا۔

اسلامیہ کالج لاہور کی حالت امید افزا

اسلامیہ کالج کی حالت بہت امید افزا ہے۔ خطرہ کسی حد تک رفع ہو گیا ہے۔ اکثر طلباء نے عدم الحاق کے خلاف درخواست پر دستخط ثبت کئے ہیں۔ اکثر طلباء نے قطعی طور پر ترک موالات کے خلاف ہونے کا اظہار کر دیا ہے۔

ٹرسٹیان اسلامیہ کالج کا تار

سر ذوالفقار علی خان۔ خان بہادر فضل حسین بیرسٹر، عبد الرؤف جج ہائیکورٹ اور شیخ عبد القادر اور میاں حق نواز نے سید محمد علی سکرٹری علی گڈھ کے نام تار بھیجا ہے۔ کہ لاہور کے تمام ٹرسٹیان اسلامیہ کالج عدم تعاون کے خلاف ہیں۔ ہماری مجتمع رائے یونیورسٹی سے قطع تعلق کرنے اور سرکاری امداد کے چھوڑ دینے کے خلاف تصور کی جائے۔

ججی چھوڑ دی

پنڈت مدن موہن مالوی کے بڑے لڑکے راما کانت نے ریاست اودے پور کی ججی چھوڑ دی۔ اب الہ آباد میں وکالت کرینگے۔

ایک لیڈر پر حملہ

مسٹر پٹنا جب کرنل ویجوڈ کا استقبال کرنے کے بعد موٹر کار میں واپس آ رہے تھے ...

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

لارڈ میئر کا انتقال لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ مسٹر میکسوینی برکسٹن جیل میں ۷۴ روز بھوکا رہ کر آج صبح ۵ بجکر بیس منٹ پر فوت ہو گیا۔

آئرلینڈ میں زبردست ہلچل مسٹر میکسوینی کی موت سے کارک میں شدید بے چینی پھیل گئی کل شہر اس کا ماتم منا رہا ہے۔ دوکانیں بند ہیں۔ پبلک سرگرمی موقوف ہے۔ ڈبلن میں یہ خبر رنج سے سنی گئی۔ شہر کے کل جھنڈے نصف آثار لئے گئے۔ کل گرجوں میں دعائیں ہو رہی ہے۔ فوج نے زیادہ سرگرمی ظاہر کی اور سن فین [illegible] پر حملہ کیا۔ اور وہاں کی تلاشی لے ڈالی۔ اس کے بعد ان لوگوں نے سڑکوں پر تار لگا دئے۔ جس سے گاڑیاں رک گئیں۔ اور ان کی بھی تلاشی لی گئی۔ شہر میں بہت جوش ہے۔

آئرلینڈ کی حالت لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ ۳۰ سن فینوں نے کاونٹی کارک میں بالنکس جنکشن کے سات نوجوانوں کی پٹرول پر فائر کئے۔ ایک گھنٹہ تک مقابلہ جاری رہا۔ تین ہلاک اور تین زخمی ہو گئے اور ڈاکوؤں نے ساتویں سپاہی پر بھی حملہ کر کے اسے موٹر لاری سے نیچے گرا دیا۔ سن فینوں نے زخمیوں کی کوئی امداد نہ کی۔ بلکہ لوٹ کے مال کے لئے مردہ اور زخمی اشخاص کی تلاشی لی۔

آئرلینڈ میں پولیس کا قتل لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ ایک سو مسلح اور بھیس بدلے ہوئے اشخاص نے علاقہ سلائیگو میں ۹ اشخاص کی پولیس پٹرول پر چھاپہ مارا۔ پولیس کے تین آدمی مارے گئے اور تین زخمی ہوئے۔

عراق عرب

موجودہ حالت لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ دفتر جنگ کی خبر ہے۔ کہ کوفہ میں جو فوج سب سے پہلے داخل ہوئی۔ وہ ۱۰۸ کی پیدل تھی۔ اس رجمنٹ کی پلٹن ۲ کمپنیاں کوفہ کی افواج متعینہ پوسٹ کی کمک میں۔ اور جس طریق پر ان کو ان کے ساتھیوں نے بخیریت واپس کر دیا اور کوفہ خالی کرانے سے قبل ۱۷ بنجر سوار ۴ سکھ اور ۱۰۵ مرہٹہ فوج نے نہایت قابل قدر خدمات انجام دیں۔ ۳۲ سندھی گھوڑ چڑھی پلٹن نے حملہ آوروں کی ایک کثیر جماعت پر کھلے میدان میں حملہ کیا۔ جس میں پچاس آدمی ہلاک ہوئے۔ دوران محاصرہ میں کوفہ کی افواج متعینہ میں سے ۹ سپاہی مارے گئے۔ ۷ زخمی اور ۳ لاپتہ ہیں۔ حملہ آوروں نے ہماری چھینی ہوئی توپوں سے شہر اور بازار کے حصہ کو جلا دیا۔

متفرق خبریں

رومانیا میں ہڑتال بخارسٹ ۲۵ اکتوبر۔ رومانیا میں عام ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔ جس کے جواب میں مارشل لا کے جواب میں وہاں کی گورنمنٹ نے مارشل لا کا اعلان کر دیا۔

شاہ حجاز کا سفیر لنڈن میں لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ شاہ حجاز کے سفیر شہزادہ حبیب لطف علی کل پیرس سے بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن اس غرض سے پہنچے ہیں۔ کہ وزیر اعظم کے حوالہ وہ تار کریں جو شاہ حجاز نے وسطی مشرقی مسئلہ کی مشکلات کے متعلق غلط فہمیاں حل کرنے اور ان تعلقات کے زیادہ مضبوط کرنے کے بارے میں۔ جو ۱۹۱۵ء سے چلے آتے ہیں بھیجے ہیں۔

کابل کیلئے برطانی سفیر ڈیلی ایکسپریس کا بیان ہے۔ کہ امیر افغانستان نے وائسرائے ہند سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ ایک برطانی مشن کابل بھیجے امیر کی یہ درخواست انڈیا آفس میں بھیجی گئی۔

شاہ یونان کا انتقال لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ شاہ یونان کا انتقال ہو گیا۔

مراکو میں سخت جنگ لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ مراکو سے سرکاری خبر ہے۔ کہ دیسی قبائل نے مراکش میں اہل سپین کی پوزیشن پر زبردست حملہ کیا وہ سپینش توپخانہ سے ۲۵ گز کے فاصلہ تک پہنچ گئے جب سپین والوں کی کمک آگئی۔ تو بھاگ نکلے۔ اور انہیں شدید نقصان پہنچا۔ سپین کی مقامی فوج کے ۲۰ آدمی ہلاک اور دس خطرناک مجروح اور ۹ سخت زخمی ہوئے۔

سگریٹ نوشی سے چین میں اتلاف جان لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ چین میں بمقام ینگیمن کوئلہ کی کانوں میں سگریٹ کی آگ سے کان اڑ گئی جس سے ۴۳۲ قلی جان سے ہلاک ہو گئے۔

سید امیر علی عدم تعاون کی مخالفت میں ولایت کے پریوی کونسلر رائٹ آنریبل سید امیر علی نے لنڈن کے ایشیاٹک ریویو میں عدم تعاون کی سخت مخالفت کرتے ہوئے اس کو قومی خودکشی کا مترادف بتایا ہے۔

جنوبی افریقہ میں گرمی فساد پورٹ الزبتھ (جنوبی افریقہ) ۲۵ اکتوبر۔ ایک دیسی لیڈر کی گرفتاری پر حبشیوں کا ایک گروہ پولیس کے تھانہ پر حملہ آور ہوا۔ دیر تک مقابلہ ہوا۔ سپاہیوں کی کمک بلانی پڑی۔ حبشیوں نے آتش باری شروع کی۔ تو مجمع منتشر ہوا۔ ۱۴ اشخاص ہلاک ہوئے۔ جن میں دو یوروپین ہیں۔ ۲۳ آدمی مجروح ہوئے۔ اب امن ہے۔ کل نقصان جان ۲۴ مقتول اور [illegible] مجروح پر مشتمل ہے۔

ٹرکی کی نئی وزارت ٹرکی کی نئی وزارت مرتب ہو گئی اور توفیق پاشا وزیر اعظم مقرر ہو گئے۔

قاہرہ میں امریکن یونیورسٹی پاینیر کا بیان ہے کہ مصر میں ایک اعلیٰ امریکن یونیورسٹی اس سال کے اخیر میں قائم ہو گی۔ جس کا نام "قاہرہ کی امریکن یونیورسٹی" ہو گا۔ وہاں امریکن قواعد و ضوابط کی پابندی ہو گی۔

سویڈن کی وزارت کا استعفا سٹاک ہالم کا تار ہے۔ کہ سویڈن کی وزارت مستعفی ہو گئی۔

ایک بالشویک جاسوس لنڈن میں لنڈن ۲۶ اکتوبر۔ کل ایک شخص گرفتار ہوا تھا۔ جس کے بارے متعلق ایک سنسنی پھیلانیوالی کہانی بازاروں میں کہی جاتی ہے کہ وہ بالشویک جاسوس ہے۔ آج صبح ایک اجنبی شخص کو اپنا نام درج رجسٹر نہ کرانے کی بنا پر ملزم گردانا گیا ہے کیونکہ اس نے اپنی نسبت کسی قسم کی کوئی اطلاع دینے سے انکار کر دیا تھا۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر الفضل کیلئے شائع ہوا)